Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۲ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ۹ شہادت ۱۳۵۹ھش ۹ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۸۱

جماعت احمدیہ کی اٹھویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

بہشتی مقبرہ سے متعلق بعض قواعد پر نظر ثانی اور سفارشات

میزانیہ وقف جدید انجمن احمدیہ بابت سال ۶۰-۱۳۵۹ش / ۸۱-۱۹۸۰ء کی منظوری

چوتھا اور آخری اجلاس منعقدہ ۳۰ مارچ ۱۹۸۰ء - قسط نمبر ۶

جماعت احمدیہ کی اٹھویں مجلس مشاورت کا چوتھا اور آخری اجلاس ۳۰ مارچ کو صبح نو بجکر دس منٹ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کو ارشاد فرمایا کہ وہ اسٹیج پر آکر صدارت کے فرائض میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بٹائیں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں محترم رانا صاحب سٹیج پر تشریف لے آئے۔ اور اس طرح آپ کو کچھ وقت تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بیٹھ کر کام کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی بقیہ رپورٹ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب صدر سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کو سب کمیٹی کی بقیہ سفارشات پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے سب کمیٹی کی بقیہ سفارشات پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

۳۔ تشخیص جائیداد کے سلسلہ میں شوریٰ کمیٹی کی سفارش زیر بحث آئی۔ جس کو سب کمیٹی نے کثرت رائے سے چند الفاظ کی ایزادی سے منظور کر لیا۔ سب کمیٹی ہذا اس تجویز کو ترمیم کے ساتھ منظور کئے جانے کی سفارش کرتی ہے۔ تجویز مع ترمیم حسب ذیل ہے۔

"جس موصی کی زندگی میں جائیداد کی قیمت تشخیص کرنے کے بعد حصہ جائیداد ادا کرنے کی سہولت دی گئی ہو اور وہ دوران ادائیگی اقساط فوت ہو جائے تو وہ تشخیص بدستور قائم رہے گی۔ جس کی ادائیگی بموجب قاعدہ ۱۲ ہو سکے گی"

محترم رانا محمد خان صاحب نے نمائندگان شوریٰ کو سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی اس سفارش کے متعلق اپنی آراء پیش کرنے کا ارشاد فرمایا لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ قاعدہ پڑھ کر سنا دیں کا حوالہ دیا گیا ہے کسی بحث کی ضرورت نہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کی تعمیل میں محترم رانا صاحب نے قاعدہ نمبر ۱۲ کی عبارت پڑھ کر سنائی اور پھر فرمایا جو دوست اس کے حق میں ہوں کہ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی تجویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔

سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر اس تجویز کو منظور کر لینے کی بالاتفاق سفارش کی اور حضور نے اسے منظور فرما لیا۔

محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ اور سب کمیٹی بہشتی مقبرہ نے چوتھی تجویز پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آخر میں بہشتی مقبرہ کی اغراض کے لئے "صحابی" کی تعریف جو سیدنا حضرت اقدس نے سال ۱۹۷۱ء کی مجلس شوریٰ میں تین سال کے لئے منظور فرمائی تھی زیر بحث آئی۔ ۱۹۷۷ء میں جو تجویز تین سال کے لئے منظور ہوئی وہ حسب ذیل ہے:۔

"ایسا احمدی شخص جس کی عمر کم از کم ۱۲ سال ہو اور اس نے اپنے والد کی ایمانی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہو اور حضور نے اس کو دیکھا ہو وہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہو سکے گا۔"

(باقی دیکھیں صفحہ ۳)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۸ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مراسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ کو گردوں میں انفکشن کی تکلیف ابھی ہے اور ضعف بھی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ شافی مطلق مولیٰ کریم ہمارے پیارے آقا کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور کام کرنیوالی لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ آمین

۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت چند روز سے انٹسٹائنز میں سوزش اور پسلیوں کے جوڑوں میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ سانس لینے اور بات کرنے میں بھی دشواری محسوس کرتے ہیں۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب کو شفایابی عطا کرے۔ اور ان کو بدستور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا کرتا چلا جائے آمین

۔ عزیزم شیخ طاہر احمد منیر ایم اے نے امسال ایل ایل بی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اب عزیز لیبر اور ٹیکسیشن لاء کے امتحان کی تیاری کر رہا ہے۔ دوستوں سے عزیز کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں

شیخ نور احمد منیر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقاتیں تا اطلاع ثانی بند ہیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقاتیں تا اطلاع ثانی بند ہیں۔ احباب اس امر کو نوٹ فرما لیں اور اس امر کا خاص خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد دہلوی۔ ناظر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ شہادت ۱۳۵۹ ہش
۲۲ جمادی الاول ۱۴۰۰ ہجری

بقاء و استحکامِ وطن کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو انفرادی مشکلات کے ازالہ کے لئے ہی نہیں بلکہ اجتماعی رنگ میں پورے ملک اور قوم پر اثر انداز ہونے والی مشکلات اور مخدوش حالات کے دور ہونے کے لئے بھی دعائیں کرنے کی تعلیم دی ہے اور انہیں یہ یقین دلایا ہے کہ اگر وہ قبولیت دعا کی شرائط کو پورا کرتے ہوئے کمال عاجزی اور درد و الحاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے تو وہ ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے انہیں اپنی رحمت سے ضرور نوازے گا۔ اور ان کی مشکلات اور مخدوش حالات کو دور کر دکھائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اجتماعی رنگ یا قومی سطح پر اثر انداز ہونے والی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعاؤں کے ذریعہ اس کی رحمت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝"

(الاعراف آیات ۵۶ - ۵۷)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے بھی پکارو (لیکن یہ یاد رکھو) وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (لہٰذا) زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور (اپنے گناہوں کی سزا کا) خوف کرتے ہوئے اور (اللہ سے اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس کو پکارو۔ بے شک اللہ کی رحمت محسنوں (یعنی شرائط کے مطابق دعائیں کرنے والوں) کے قریب ہے۔

فساد فی الارض اور گناہوں سے مجتنب رہنے والوں کی دعاؤں کو قبول کر کے خدا تعالیٰ مومنوں پر کس طرح رجوع برحمت ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں ایک بہت ہی عام فہم مثال سے واضح فرمایا ہے۔ وہ مثال اس قدر واضح اور عام فہم ہے کہ اکثر و بیشتر ہر کس و ناکس کے مشاہدہ میں آتی رہتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۚ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝"

(الاعراف آیت ۵۸)

ترجمہ:۔ اور وہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت سے پہلے خوشخبری دینے کے لئے بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بوجھل بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں ہم ان کو ایک مردہ (یعنی قحط زدہ خشک) ملک کی طرف چلا کر لے جاتے ہیں۔ پھر ہم ان (بادلوں) میں سے پانی اتارتے ہیں، پھر ہم اس پانی کے ذریعہ سے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم مُردوں (قحط زدہ ملکوں) کو (خشک سالی کے اثر سے) نکالا کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے درد و الحاح اور عاجزی سے بھری ہوئی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں اجتماعی طور پر اس کے مومن بندوں پر نازل ہونے والی رحمت کو ان ہواؤں سے تشبیہ دی ہے جو یہ خوشخبری لے کر آتی ہیں کہ عنقریب بارش ہونے والی ہے جو خشک سالی اور قحط کے جملہ آثار کو مٹا کر رکھ دے گی۔ بعینہٖ اسی طرح قبولیت دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ایسے حالات رونما کرتا ہے کہ جن سے ملکی اور قومی سطح پر رونما ہونے والے مصائب اور مخدوش حالات دور ہونے کی امید بندھ جاتی ہے۔ اور پھر حالات روبہ اصلاح ہو کر مشکلات و مصائب کو کالعدم کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ شرائط پر پوری اترنے والی درد و اضطراب اور عاجزی سے بھری ہوئی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں رونما ہوتا ہے۔

اس سے درد و الحاح اور عاجزی سے بھری ہوئی دعاؤں کی اہمیت ظاہر و باہر ہے لیکن اس ضمن میں دعاؤں کی قبولیت کی ایک شرط کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ایک خاص حکم بھی دیا ہے اور وہ یہ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اس لئے لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا یعنی زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔ یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے قومی اتحاد و اتفاق کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جب ملکی اور قومی سطح پر خطرات سر اٹھائیں اور حالات مخدوش صورت اختیار کریں تو پوری قوم کا یہ فرض ہے کہ وہ باہمی جھگڑوں اور مناقشات کو خیرباد کہہ کر باہم متحد ہو جائیں اور اپنے درمیان مکمل امن اور سلامتی کی فضا پیدا کر کے مشکلات و مصائب کے دور ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی دعائیں کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرما کر ان کی مشکلات اور مصائب کو دور کر دکھائے گا۔

ان آیات کی رو سے اجتماعی مشکلات اور مخدوش حالات رونما ہونے کی صورت میں بالخصوص ان لوگوں پر جو دعاؤں کی قبولیت اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات پر زندہ ایمان رکھتے ہوں اور جن کی زندگیاں ان تاثیرات کے مشاہدہ میں ہی گزر رہی ہوں یہ عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ حالات کے اصلاح پذیر ہونے اور خطرات کے دور ہونے کے لئے نہ صرف یہ کہ درد و الحاح اور عاجزی سے دعائیں کریں بلکہ اپنی ان دعاؤں کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تا اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے پوری قوم پر رجوع برحمت ہو اور امن و عافیت کے حالات پیدا کر کے قوم و ملک کے لئے بقاء و استحکام کے سامان کرے اور خطرات کے دور ہونے اور امن و سلامتی کے حالات پیدا ہونے سے فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آ جائے۔

چونکہ دنیا کے بعض دوسرے ممالک کی طرح ہمارے وطنِ عزیز کے لئے بھی بعض زمانوں میں ارد گرد مخدوش حالات پیدا ہو جاتے ہیں اور خطرات سر اٹھانے لگتے ہیں۔ اس لئے تمام باشندگانِ ملک کا یہ فرض ہے کہ وہ جہاں ملک کی بقاء، سلامتی اور ترقی و خوشحالی کے لئے بھرپور جدوجہد سے کبھی غافل نہ ہوں وہاں یہ فرض بھی ان پر عائد ہوتا ہے کہ وہ درد و الحاح سے دعائیں کرنے میں بھی کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں تا خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو قومی سلامتی کی ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہر قسم کے خطرات کو دور فرما کر وطنِ عزیز کا حافظ و ناصر ہو اور ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں دعاؤں کی قبولیت پر زندہ ایمان عطا کر کے اپنی جناب سے دعاؤں میں خصوصی شغف بخشا ہے۔ اس لئے ہم پر بدرجۂ اولیٰ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنے وطنِ عزیز کی حفاظت، اس کے بقاء و استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کرنے کے معمول میں کبھی فرق نہ آنے دیں بلکہ دعاؤں کا التزام اور ان میں ہماری محویت ہمیشہ بڑھتی رہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں ہمارے اس فرض کی طرف مسلسل توجہ دلاتے چلے آ رہے ہیں۔ اب تک حضور کتنی ہی تقاریر اور خطبات میں وطنِ عزیز کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرما چکے ہیں۔ موجودہ حالات میں جبکہ وطنِ عزیز بعض خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ ہم احباب جماعت کو ان کا سب سے اہم اور مقدم فرض یاد دلانے کی غرض سے حضور ایدہ اللہ کے ایک خطبۂ جمعہ کا ایک اہم اقتباس ذیل میں ہدیۂ قارئین کر رہے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس وقت ہمارا ملک جن حالات میں سے گزر رہا ہے وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ ہم حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ کے ماتحت اپنے ملک ..... کی ترقی و استحکام کے لئے خصوصیت کے ساتھ بہت دعائیں کریں۔ موجودہ حالات کی وجہ سے ملک سے محبت اور پیار کرنے والے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ حالات کو معمول پر لانے کے لئے مقدور بھر کوشش کرے۔ ہم نہ صاحبِ اقتدار ہیں اور نہ سیاست سے ہماری جماعت کا کوئی تعلق ہے البتہ دعاؤں کا زبردست ہتھیار ہمارے پاس ضرور موجود ہے اور ہمارا ملک اور اہلِ ملک دونوں زبانِ حال سے ہمیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اس روحانی ہتھیار کو استعمال کرتے ہوئے موجودہ حالات کے پیشِ نظر اپنے وطن کے لئے پوری توجہ اور تضرع کے ساتھ دعائیں کریں اور ان دعاؤں کو اپنے کمال تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)"

(ماخوذ از خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۵ اپریل ۱۹۷۷ء مطبوعہ الفضل ۱۶ اپریل ۱۹۷۷ء) (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ ناموں کے بارہ میں

(مکرم نصیر احمد صاحب قمر - ربوہ)

گزشتہ سال انڈونیشیا سے جو طالب علم دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے جامعہ احمدیہ میں آئے، ایک ملاقات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے نام تبدیل فرمائے مثلاً ایک طالب علم کا نام تھا مشتری رؤف اس کا نام عبدالستار رکھا۔ واول سکندر کو عبدالوہاب اور مرزوقی باروس کو عطاء الرزاق کا نام دیا۔ احمد سپرجا حسن کا نام سبط احمد اور سکامتو کا نام عطاء الرب رکھا۔ اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض کے ناموں کے ساتھ کچھ اضافہ فرمایا۔ ایک کا نام ہدایت تھا۔ حضور نے اس کا نام خالد ہدایت رکھا اور ظفر اللہ کے نام کے ساتھ ناصر کا تخلص بڑھا دیا اور وہ ظفر اللہ ناصر بنا۔

جہاں تک نام رکھنے کا تعلق ہے تو جو شخص بھی اس دنیا میں آتا ہے اسے کوئی نہ کوئی نام دیا جاتا ہے جس سے وہ لوگوں میں معروف ہوتا ہے۔ بعض لوگ بڑے عجیب و غریب نام رکھتے ہیں۔ اسلام سے قبل عربوں کے نام بہت ہی عجیب ہوتے تھے۔ چند نام ملاحظہ ہوں۔ ثعلب (لومڑ) ذئب (بھیڑیا)۔ حیۃ (سانپ)، سنان (نیزہ)، حرب (دشمن، جنگجو)۔ مرۃ (کنجوس، بخیل، تلخ)۔ تابط شرا (شر کو بغل میں رکھنے والا)۔ غاوی (سرکش، ظالم) عبدالحجر (پتھر کا بندہ)۔ عبدالکعبہ (کعبہ کا بندہ)۔ عبدالعزیٰ (عزیٰ بت کا بندہ)

الغرض ان کے نام اسی قسم کے ہوتے تھے جو یا تو مشرکانہ تھے یا وہ انسانیت کی توہین کے مترادف تھے۔ جیسے ثعلب (لومڑ)۔ ذئب (بھیڑیا) کلاب (کتے) وغیرہ نام۔ یا بعض ایسے نام تھے جو انسان کو تہذیب و اخلاق سے عاری ظاہر کرنے والے تھے۔ لیکن قربان جاؤں موحد کامل، محسن انسانیت اور معلم اخلاق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہوں نے اس لحاظ سے بھی ایک عظیم الشان تغیر اور انقلاب پیدا فرمایا۔ آپ نے مشرکانہ ناموں کو بدل ڈالا، خوبصورت، حسین اور بامعنی ناموں کو رواج بخشا اور ایسے نام رکھے جو انسانیت کے شرف کے عین مطابق تھے۔ اس ضمن میں خاکسار ذیل میں چند روایات درج کرتا ہے۔

ان روایات سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور آپ کے اخلاق عالیہ کے کئی پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ ناموں کی نسبت سے آپ کو علم ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی و ابی و امی) کا ذوق کس قدر اعلیٰ اور کتنا لطیف تھا اور حقیقی توحید کے قیام کے لئے آپ کس طرح مستعد تھے اور آپ نے اس پہلو سے بھی شرک کی راہ مسدود کرنے میں اور اس کے خاتمہ میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ آپ ہمیشہ یہ خیال رکھتے کہ کوئی نام اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی ذات و صفات کے منافی نہ ہو۔ اس سے کسی قسم کے شرک کی بو نہ آتی ہو۔ ناموں میں ایک عزت، ایک وقار، ایک شرف، ایک عظمت کا اظہار ہو۔ وہ نام انسانیت کے مقام کے عین مطابق ہوں۔ ظاہری لحاظ سے بھی ناموں میں ایک حسن اور خوبصورتی ہو۔ ایک جذب اور کشش ہو لیکن بے معنی اور لغو اور فضول نہ ہوں۔ ان میں معنویت پائی جاتی ہو۔ ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ معنوی اعتبار سے بھی وہ حسن و خوبی سے آراستہ ہوں کیونکہ نام بھی انسانی طبائع اور اخلاق کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، یا یوں کہئے کہ بعض اوقات نام بھی کسی کی شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے اور اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ یہ شخص کس قسم کی طبیعت یا اخلاق کا مالک ہے۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب میں ذیل میں چند ہدایات درج کرتا ہوں

حضرت ھانی بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ ایک وفد کی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضور نے سنا کہ لوگ انہیں ابو الحکم کی کنیت سے پکارتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے انہیں بلایا اور فرمایا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَکَمُ وَ اِلَیْہِ الْحُکْمُ فَلِمَ تُکَنّٰی اَبَا الْحَکَمِ۔ کہ حکم تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور ہر فیصلہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر تم نے اپنی کنیت ابو الحکم کیوں رکھی ہے؟ حضرت ھانی کہتے ہیں، میں نے عرض کی، "نہیں حضور! یہ کنیت خود میں نے نہیں رکھی بلکہ بات یہ ہے کہ جب میری قوم کے لوگ کسی معاملہ میں اختلاف کرتے تو میرے پاس آجاتے کہتے تھے میں ان کے درمیان فیصلہ کر دیتا تھا جس سے دونوں فریق راضی ہو جاتے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے مجھے اس کنیت سے پکارنا شروع کر دیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا خوب ہے۔ پھر فرمایا۔ تمہارے بچے کون کون سے ہیں۔ حضرت ھانیؓ نے بتلایا کہ شریح عبداللہ اور مسلم ان کے بیٹے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے دریافت فرمایا۔ ان میں سب سے بڑا کون ہے؟ حضرت ھانیؓ نے بتلایا کہ شریح سب سے بڑا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا "پھر تم ابو شریح ہو"۔

اسی طرح حضورؐ نے سنا کہ لوگ ایک شخص کو عبدالحجر کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپؐ نے اسے بلایا اور اسے پوچھا "تمہارا نام کیا ہے؟" اس نے عرض کی عبدالحجر، فرمایا "نہیں تم عبداللہ ہو"۔

محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہ کے پاس آئے۔ ان کی ایک بہن ان کے پاس رہا کرتی تھی۔ حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہ نے ان سے اس کا نام دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس کا نام برّہ ہے (برّہ کے معنی ہیں نیک، پاکباز) حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہ نے فرمایا۔ اس کا نام بدل دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت زینب بنت جحش سے نکاح فرمایا۔ پہلے ان کا نام برّہ تھا۔ حضورؐ نے ان کا نام بدل کر زینب رکھا اور جب حضرت ام سلمہؓ سے حضورؐ کی شادی ہوئی اس وقت میرا نام برّہ تھا۔ حضورؐ نے میری والدہ کو مجھے برّہ کہہ کر پکارتے ہوئے سنا تو فرمایا۔ "اپنے آپ کو پاک مت قرار دو، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کون تم میں سے برّہ (نیک، پاکباز) ہے اور کون فاجرہ۔ تم اس کا نام زینب رکھو۔

حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ جویریہ کا نام پہلے برّہ تھا۔ حضورؐ نے ان کا نام جویریہؓ رکھا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میمونہ کا نام پہلے برّہ تھا۔ حضورؐ نے ان کا نام میمونہؓ رکھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام تبدیل کیا اور فرمایا۔ "تم جمیلہ ہو" (عاصیہ کے معنے ہیں نافرمان)

حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب حسنؓ کی ولادت ہوئی تو میں نے ان کا نام حرب رکھا۔ حضورؐ کو بچے کی ولادت کی خبر ہوئی۔ آپؐ تشریف لائے اور فرمایا اَرُوْنِیْ ابْنِیْ: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ہم نے کہا حرب۔ آپؐ نے فرمایا "وہ حسن ہے" پھر جب حسینؓ پیدا ہوئے ..... میں نے ان کا نام حرب رکھا۔ حضورؐ تشریف لائے۔ فرمایا "مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟" ہم نے کہا حرب، آپؐ نے فرمایا "وہ حسین ہے" جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا۔ میں نے اس کا نام حرب رکھا۔ حضورؐ تشریف لائے۔ فرمایا "مجھے میرا بیٹا دکھاؤ۔ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟" ہم نے کہا حرب۔ آپؐ نے فرمایا۔ "یہ محسن ہے"۔ (حرب کے معنے شدید جنگجو، دشمن کے ہیں)

عبداللہ بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ رائطہ بنت مسلمؓ نے بتلایا کہ ان کے والد (یعنی عبداللہ بن الحارث کے نانا) کہتے تھے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی جنگ میں شامل ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا "تمہارا نام کیا ہے۔ میں نے کہا غراب۔ آپؐ نے فرمایا "نہیں بلکہ تمہارا نام مسلم ہے" (غراب کے معنی کوے کے ہیں)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا۔ اسے شہاب کہتے تھے۔ حضورؐ نے اسے فرمایا "تم ہشام ہو" (شہاب کے معنے ہیں بھڑکتی ہوئی، روشن آگ کا شعلہ اور ہشام کے معنے سخی کے ہیں)

زید بن حباب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو عبدالرحمٰن بن سعید المخزومیؓ نے بتایا کہ حضرت سعید المخزومیؓ کا نام پہلے الحزم تھا حضورؐ نے ان کا نام سعید رکھا (حزم کے معنے مقطوع کے ہیں جو ہر قسم کے خیر سے کاٹا گیا ہو، محروم کر دیا گیا ہو اور سعید کے معنے خوش بخت، سعادت مند کے ہیں)

عبداللہ بن مطیعؓ کہتے ہیں کہ ان کے والد محترم نے انہیں بتایا کہ ان کا نام پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاص تھا۔ حضورؐ نے ان کا نام مطیع رکھا (عاص کے معنے نافرمان کے ہیں اور مطیع کے معنے ہیں فرمانبردار)۔

ایک اور صحابی حضرت بشیرؓ بن نہیک تھے۔ پہلے ان کا نام زحم تھا۔ حضورؐ نے ان کا نام بشیر رکھا۔ (زحم کے معنی ہیں تنگ کرنے والا اور بشیر کے معنے ہیں بشارت دینے والا)۔

مغنی اللبیب میں ایک نہایت ہی دلچسپ روایت ہے کہ بنو ثعلبہ کا ایک شخص تھا جس کا نام غاوی بن ظالم تھا۔ اس کا ایک بُت تھا۔ یہ روزانہ اپنے بُت کے لئے روٹی اور مکھن وغیرہ لاتا اور اس کے سر پر رکھ دیتا تاکہ وہ بُت یہ کھانا کھالے۔ ایک دفعہ اس نے دیکھا وہاں ایک لومڑ آیا۔ اس نے وہ روٹی اور مکھن وغیرہ کھانے کے بعد اپنی ٹانگ اٹھائی اور اس بُت کے سر پر پیشاب کر دیا۔ اس پر غاوی نے یہ کہتے ہوئے بت توڑ دیا ؎

أَرَبٌّ يَبُولُ الثُّعْلُبَانُ بِرَأْسِهِ
لَقَدْ هَانَ مَنْ بَالَتْ عَلَيْهِ الثَّعَالِبُ

کیا وہ رب ہو سکتا ہے جس کے سر پر لومڑ پیشاب کر رہا ہو۔ یقیناً جس پر لومڑ پیشاب کریں وہ بہت ہی ذلیل اور رُسوا ہوا۔

اس کے بعد وہ اللہ رب العالمین پر ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے اس سے اس کا نام دریافت فرمایا۔ اس نے بتلایا کہ اس کا نام غاوی بن ظالم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا "تمہارا نام راشد بن عبد اللہ ہے"۔

حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ ان کے دادا 'حَزَن' حضورؐ کے پاس آئے۔ حضورؐ نے ان سے ان کا نام دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا، میرا نام حَزَن ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا بلکہ تمہارا نام سہل ہے۔ اس پر انہوں نے کہا 'میرے والد صاحب نے میرا جو نام رکھا ہے، میں اسے ہرگز تبدیل نہیں کروں گا۔ حضرت سعیدؒ بن المسیب فرماتے ہیں۔ فما زالت فینا الحزونة بس جب سے ہم میں حزونت جاری ہے (حزن کے معنے ہیں غمگین، سخت و درشت اور سہل کے معنی مسرور، نرم خو کے ہیں) اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے پیاروں کی بات ماننے میں ہی خیر اور برکت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"پس تیرے ربّ کی قسم ہے کہ جب تک وہ (ہر) اس بات میں جس کے متعلق ان میں جھگڑا ہو جائے تجھے حَکَم نہ بنائیں (اور) پھر جو فیصلہ تو کرے اس سے اپنے نفوس میں کسی قسم کی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر فرمانبردار (نہ) ہو جائیں ہرگز ایماندار نہ ہوں گے۔ (النساء ۶۶)

یہ کوئی معمولی بات نہیں اور اس کے جواب میں یہ کہہ دینا درست نہیں ہوگا کہ نام ہی رکھنا تھا۔ حضور نے جو نام رکھا تھا اس کے بجائے اور رکھ لیا کیونکہ اپنے مطاع امام سے نام رکھوانے سے پہلے آپ کو اختیار تھا، آپ خود نام رکھ سکتے تھے۔ کسی اور سے رکھوا سکتے تھے لیکن جب آپ خود ہی اپنے امام کی خدمتِ اقدس میں برکت اور دعا کے حصول کی نیت سے بچے کا نام رکھنے کے لئے درخواست کرتے ہیں اس بات کا فیصلہ آپ حضور پر چھوڑتے ہیں اور حضور بچے کا نام رکھ دیتے ہیں تو اب اس کے خلاف عمل کرنا نامناسب اور ادب کے اعلیٰ مقام کے منافی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارے یہ اونٹ کون ہانکے گا۔ مجلس میں سے ایک شخص نے کہا 'میں'۔ حضورؐ نے فرمایا 'تمہارا نام کیا ہے؟' اس نے اپنا نام بتایا۔ حضورؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر دوسرا کھڑا ہوا۔ آپؐ نے اس سے بھی اس کا نام دریافت فرمایا۔ اس نے بھی اپنا نام بتایا۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا 'تمہارا نام کیا ہے'؟ اس نے کہا 'ناجیہ'۔ آپؐ نے فرمایا: اَنْتَ لَهَا فَسُقْهَا۔ تم ان کے لئے (مناسب) ہو۔ تم ان اونٹوں کو چلاؤ (ناجیہ کے معنے تیز چلنے والی اونٹنی کے ہیں)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انبیاءؑ کے نام رکھو۔ اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمٰن نام بہت پسند ہیں۔ ناموں میں سے سب سے زیادہ سچے نام حارث اور ہمام ہیں اور ان میں سے سب سے زیادہ قبیح حرب اور مرّہ ہیں۔

حضرت یوسفؓ بن عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں کہ حضورؐ نے میرا نام یوسف رکھا تھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا ہوا تو میں اسے لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کی گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعا فرمائی

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے نام پر نام تو رکھو لیکن میری کنیت دوسروں کو نہ دو۔ حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک انصاری بھائی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ انصاری خود بچے کو لے کر حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں آئے اور عرض کی کہ میں اس کا نام محمد رکھنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، میرے نام پر نام تو رکھو مگر میری کنیت کسی کو نہ دو (حضورؐ کی کنیت ابو القاسم تھی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ خبیث نام اس شخص کا ہے جس نے اپنا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) رکھا۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ اپنی اُمت کو اس بات سے روکوں گا کہ وہ اپنے میں سے کسی کا نام برکت، نافع اور افلح رکھیں۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں، مجھے یاد نہیں، حضورؐ نے 'رافع' بھی فرمایا تھا یا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی کہے گا 'یہاں برکت تھی'، تو دوسرا کہے گا 'نہیں یہاں نہیں تھی' (یا یہاں برکت ہے؟ دوسرا کہے گا۔ نہیں یہاں برکت نہیں ہے)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور لیعلیٰ برکت، نافع، یسار اور افلح وغیرہ نام رکھنے سے منع کرنا چاہتے تھے مگر پھر خاموش رہے اور اس بارہ میں کچھ نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہو گئی۔

ناموں سے متعلق اور بھی کئی روایات اور واقعات ہیں جن کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں۔ مضمون کی طوالت کے باعث اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کے نام رکھتے وقت اسلامی تعلیم کی روح کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور آپؐ کی حیاتِ طیبہ اور پاکیزہ ارشادات کا مطالعہ کر کے اس کے مطابق اپنی زندگیوں میں ایک پاک تغیر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

(نوٹ: مغنی اللبیب کے حوالہ کے علاوہ دیگر روایات امام بخاریؒ کی کتاب الادب المفرد سے لی گئی ہیں)

قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ان علوم کا جاننا بھی ضروری ہے جو انسانی زندگی کے ایک مخصوص حصہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان علوم کو سیکھنے کی بدرجہ اولیٰ ضرورت ہے جو انسان کی ساری زندگی پر حاوی ہوں۔ ان سے بڑھ کر ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان علوم کو جانیں اور سیکھیں جن کا تعلق نہ صرف ورلی زندگی سے بلکہ اخروی زندگی کے ساتھ بھی ہے کیونکہ ہماری ورلی دنیوی زندگی ہماری اصلی اور حقیقی اور ابدی زندگی کا ایک نہایت ہی مختصر حصہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان علوم کو کہاں سے اور کس طرح حاصل کیا جائے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ ان علوم کو صرف قرآن کریم سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ قرآن مجید روحانی علوم کا ایک انمول خزانہ ہے جس سے محرومی ابدی بدبختی کا نشان ہے۔ قرآن مجید روحانی علوم کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم کے بنیادی اصولوں کی نشان دہی بھی کرتا ہے اور ان علوم دنیوی جیسے منطق علوم طبعی اور فلسفہ اور ہیئت اور علم النفس اور طبابت یعنی علم الابدان اور علم ہندسہ وغیرہ سے بطور خادم کے ایک اعجازی خدمت لے کر ان کی مثالوں سے علم دین کے پیچیدہ مسائل کو سمجھاتا اور ذہن نشین کراتا ہے۔ پس اے میرے عزیزو! قرآن کریم کو حرزِ جان بناؤ۔ اسے ہمیشہ پڑھتے رہو فکر اور تدبر سے اس کے مضامین سمجھنے کی کوشش کرتے رہو۔ تمام دینی اور دنیاوی برکتیں اس سے حاصل کرو۔ الخیر کلہ فی القرآن"۔

الفضل ۲۷ مارچ ۶۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبّر

(مکرم ملک محبوب احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی ذات تمام بڑائیوں اور بزرگوں کی سزاوار ہے۔ وہی ایک ذات ہے جو کسی کی محتاج نہیں بے پرواہ اور بے نیاز ہے اور یہ صفت اسی کی ہے۔ لیکن جب کبھی انسان اپنی طبعی خاصیت کو فراموش کر دیتا ہے اور اپنی عاجزی اور کمزوری کو نظر انداز کر دیتا ہے تو وہ تکبر پر اتر آتا ہے۔ اس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمانؑ کو اپنے بیٹے کو نصیحت کے رنگ میں تمام بنی نوع انسان کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ خدا کی زمین میں متکبر بن کر مت پھرو اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا مادہ ذہن سے نکال دو کیونکہ عاجزی اور انکساری انسانی زیور ہے اور تکبر اسے زیبا نہیں ہے۔ جس طرح حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ زمین میں اکڑ کر مت چلو کیونکہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتا۔

تکبر کا مطلب ہے مغرور ہونا۔ اپنے آپ کو بڑا اور بلند مرتبہ ظاہر کرنا۔

انسان کی فطرت ہے کہ اپنے آپ کو بڑا اور بلند مرتبہ ظاہر کرنا چاہتا ہے اور اس کی خواہش ہوتی ہے کہ ہر جگہ وہ مرجع الناس اور ان کی توجہ کا مرکز بنا رہے اگر یہ ارادہ اور خواہش اچھے طریقوں سے ہو تو پسندیدہ ہے لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو ناپسندیدہ ہے۔

داناؤں کا قول ہے کہ اگر انسان اپنے سے کسی بڑے کو دیکھے تو بجائے اس کے کہ اس کے دل میں بڑا بننے کی حسرت پیدا ہو وہ آپ سے ادنیٰ لوگوں کی طرف نظر کرے اور اگر آپ سے ادنیٰ آدمی کو دیکھے تو تکبر نہ کرے بلکہ اپنی سے بڑی ہستی کے بارہ میں سوچے کہ وہ ایک عظیم ہستی ہے جو تمام بڑائیوں اور بزرگیوں کا مستحق ہے۔ اس وقت اس کے دل میں عجز و انکسار پیدا ہونا چاہیئے

تکبر تاریخ گناہ کا حرف اوّل ہے کیونکہ ابلیس اسی تکبر کے نتیجہ میں دربار ایزدی سے دھتکارا گیا فقابلعم باعورا اسی تکبر کی وجہ سے مردود ہو گیا۔

ابوجہل اسی تکبر کی وجہ سے ضلالت اور گمراہی کے طوفان میں بہہ گیا۔ الغرض یہ تکبر معاشرہ کے لئے ایک زہر قاتل ہے جس کا نتیجہ ہلاکت ہے۔

اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

"لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر۔ فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا ونعلہ حسنۃ اقال ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس"

(مسلم کتاب الایمان تحریم الکبر وبیانہ)

یعنی جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ انسان چاہتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو جوتی اچھی ہو (وہ خوبصورت لگے) آپ نے فرمایا (یہ تکبر نہیں) اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر دراصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے اور ان سے بری طرح پیش آئے۔

یہ ہر اس شخص کے لئے وعید ہے جو جنت کا طالب بھی ہے اور دل میں تکبر کو بھی جگہ دیتا ہے اور اپنے بھائی کو اپنے سے حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو فضیلت دیتا ہے۔ انکساری اور عاجزی انسان کو انسان بنا دیتی ہیں اور انہیں کے نتیجہ میں وہ اعلیٰ مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لئے کامل اسوہ ہیں آپؐ کی ساری زندگی منکسر المزاجی اور عاجزی کی عکاس ہے فاتح ہونے کی صورت میں بھی تکبر میں اس طرح داخل ہوتے ہیں کہ پیشانی مبارک بوجہ جھکنے کے اونٹنی کے پالان سے لگنے لگتی ہے۔ شعر ہے۔

؎ مٹا دو اپنی ہستی کو اگر تم مرتبہ چاہو
کہ دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

فارسی میں شعر کہتے ہیں:۔

؎ تکبر مکن زنہار اے پسر
کہ روزی ز دستش درآئی بسر

؎ تکبر نکو دہر کہ ہست آدمی
نہ زیبد ز مردم بجز مردمی

کہ اے بیٹے کبھی بھی تکبر نہ کرو ورنہ اسی تکبر کے باعث تو سر کے بل گرو گے جو آدمی ہے وہ تکبر نہیں کرتا کیونکہ آدمیوں کو آدمیت ہی زیب دیتی ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعودؑ کی نصیحت جماعت کو پہنچاتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقل مند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے، ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کر سکتا ہے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے سو ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے ناموس اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۴، ۲۵)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بلا سے محفوظ رکھے اور اپنے عاجز بندے بنا لے۔ آمین۔

الفضل ملنے (شتہار) دے کر اپنے تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس سوال و جواب

۲۴ مارچ کو شام ۷ بجے تلاوت دہلی گیٹ اور اسلامیہ پارک کی مشترکہ کوشش سے کریم پارک لاہور میں ایک نہایت کامیاب مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں ۱۲۰ غیر از جماعت دوستوں نے شمولیت کی۔ علاوہ ازیں ایک سو کے قریب دوسرے احمدی دوست بھی شریک ہوئے کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مربی سلسلہ مکرم حمید علی صاحب ظفر نے کی۔ ازاں بعد خاکسار نے حاضرین کو تشریف لاتے ہوئے کہا۔ حضرت! اس وقت آپ کے سامنے ثانی ارشد اور قطب جدید اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پوتے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب موجود ہیں جو جماعت احمدیہ کے بارے میں آپ کے سوالات کے جواب دیں گے۔ اگر کسی [illegible] کوئی سوال ہو تو وہ پوچھ سکتے ہیں۔ اس پر تقریباً ۳۰ کے قریب سوالات یکے بعد دیگرے کئے گئے جو نہایت حسین اور مدلل جواب حضرت میاں صاحب نے عطا کئے۔ آپ نے ان کے جو جوابات عطا کئے ہمارے غیر از جماعت دوستوں کے لئے تسلی کا موجب ہوئے وہاں یہ جماعت کے غیر احمدی اور دوستوں کے لئے بھی معلومات کا ایک بے بہا ذخیرہ ثابت ہوئے۔ تمام دوستوں نے بڑے اطمینان اور دلچسپی کے ساتھ اس پروگرام کو سنا اور سراہا۔ سوالات و جوابات کا یہ سلسلہ ساڑھے سات بجے سے لے کر ساڑھے دس بجے شب تک جاری رہا۔ اس کے بعد تمام دوستوں کو کھانا کھلایا گیا۔ کھانا جو کہ ۱۵۰ افراد کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی خاص برکتوں اور فضلوں سے اڑھائی سو آدمی نے نوش کیا۔ فالحمد للہ۔ اس تقریب میں امیر جماعت ہائے احمدیہ لاہور مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے علاوہ مکرم بشیر الدین صاحب مربی سلسلہ شالامار ٹاؤن مکرم حیدر علی صاحب ظفر اور جماعت کے دوسرے بزرگوں نے بھی شرکت کی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو ثمر آور بنائے۔ آمین

(منیر احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی گیٹ لاہور)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کا لڑکا بشارت احمد بیرون ممالک میں روزگار کا متلاشی ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی خواہش کو اپنے فضل سے پورا کرے اور بہتر سامان پیدا فرما دے (خاکسار ڈاکٹر غلام [illegible] حق معلم وقف جدید چک ۱۱۶ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

(۲) میٹرک کے امتحان سرگودھا بورڈ کے شروع ہو چکے ہیں۔ احباب کرام جہاں سب بچوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں گے وہاں میرے بیٹے کے عزیزم رفیق احمد ناصر جو کہ واقف زندگی ہے۔ کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب کرام دعا فرمائیں۔ آمین۔ (رشید احمد جاوید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۷ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

(۳) میرا بیٹا ملک ظفر اللہ خان مغربی جرمنی میں آنتوں کی بیماری کی وجہ سے بیمار ہے اور ایک ماہ سے ہسپتال میں داخل ہے۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(والدہ ملک ظفر اللہ خان دارالرحمت غربی ربوہ)

(۴) میری چھوٹی بچی عزیزہ صابرہ شاکرہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ تقریباً تین ماہ سے یرقان میں مبتلا ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ خداوند کریم اپنی قدرت سے ان کو صحت و تندرستی عطا کرے۔ آمین۔ (امۃ النصیر۔ یال دارالرحمت غربی ربوہ)

جملہ مساجد اور گلیوں کی صفائی کا خصوصی اہتمام کیا جائے اور رپورٹس مرکز میں بھیجی جائیں۔

(سیکرٹری وقار عمل اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

سالانہ مقالہ نویسی

عنوان۔ غزوہ احزاب۔ حجم دس ہزار الفاظ،

نقد انعامات اول ۷۰۰/- روپے، دوم ۵۰۰/- روپے، سوم ۳۰۰/- روپے

آخری تاریخ وصولی۔ ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء

مطالعہ کتب

۱۵ اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مقرر ہے خدام اس کا مطالعہ کریں۔

مرکزی سالانہ امتحانات

۶ جون بروز جمعۃ المبارک ۱۹۸۰ء۔ خدام بھرپور تیاری کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

برادرم جواد رشید خان صاحب ایم اے، ایل ایل بی، ڈی ایل ایل ایڈووکیٹ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور قائد صاحب ضلع اور دیگر عہدیداران خدام الاحمدیہ لاہور کے ہمراہ ایک دینی کام کی غرض سے ربوہ آتے ہوئے پنڈی بھٹیاں کے قریب ۸ مارچ ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ ۲۴ سال کی عمر کے ایک حادثہ میں شہید ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

عزیزم جواد رشید انتہائی محبت کرنے والا، مطیع اور فرماں بردار اور متقی انسان تھا۔ وہ ایک مثالی کردار کا حامل، پاکیزگی اور معصومیت کا مرقع تھا۔ نماز تہجد و نماز اشراق کا باقاعدہ التزام کرتا تھا۔ بیکاری کے ایام میں بھی باقاعدگی کے ساتھ اپنا چندہ ادا کرتا تھا۔ تلاوت قرآن کریم کا سختی سے پابند تھا۔ اس کی وفات سے خاندان میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا۔ ہمہ وقت خدام الاحمدیہ کے کاموں میں مصروف رہتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ جماعت کے لئے بے پناہ قربانی کا جذبہ اس میں موجزن تھا۔ اکثر اپنی زندگی میں کہا کرتا تھا کہ "موت ہو تو شہادت کی موت"

عزیزم جواد نے اپنی خواہش کے مطابق [illegible] عظیم سعادت [illegible] کر لی۔ لیکن اپنے والدین بہن بھائیوں اور دیگر اہل خاندان کو بہت اداس کر گیا۔ اس کی والدہ ایک عرصہ سے عارضہ قلب و دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ عزیز کے والد صاحب شوگر کے مریض ہیں۔ ایک بھائی داؤد احمد آف ناروے کی اہلیہ کی جوان مرگی کا غم ابھی تازہ تھا۔ دو اور بھائی عزیزم فواد احمد خان اور عزیزم ندیم احمد بیرون ملک تھے۔ بھائی کی وفات پر نہیں پہنچ سکے۔ پاکستان میں مرحوم کے صرف ایک بھائی مکرم زرتشت منیر احمد خان سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی و نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی تھے۔ جو وقت پر پہنچ گئے تھے۔ جب کہ عزیزم داؤد دوسرے دن پہنچے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی جناب سے اہل خاندان بالخصوص والدین کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عزیزم جواد رشید خان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اعلیٰ علیین مقام سے نوازے۔ آمین۔

(چوہدری مختار احمد نیشنل بینک آف پاکستان ریگل برانچ روڈ لاہور)

وقار عمل

مجلس نوٹ فرمالیں کہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۰ء کو منایا جانے والا وقار عمل اب ۲۵ اپریل ۱۹۸۰ء بروز جمعہ منایا جائے گا۔ ناظمین اطفال اپنے حلقہ کے سو فیصد اطفال کو اس میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔

چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۲۲

مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب	مصری شاہ	لاہور	۱۰/- روپے
" چوہدری نصیر احمد صاحب	راجگڑھی	"	۲۵/- "
" محمد امجد صاحب	فیکٹری ایریا	شاہدرہ	۱۰۰/- "
مکرمہ غلام عائشہ صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم شوکت قدیر صاحب	"	"	۲۰/- "
مکرمہ ناصرہ رشید صاحبہ	"	"	۵۰۰/- "
مکرم نور احمد کھوکھر	"	"	۱۰/- "
" مبشر احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
" چوہدری فتح محمد صاحب	محمد نگر	لاہور	۱۵/- "
" انوار احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم قاضی طاہر احمد صاحب	حلقہ راجگڑھی	"	۲۰/- "
" خواجہ اختر سعید صاحب	سنت نگر	"	۲۵/- "
" امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ظفر احمد صاحب	بھاٹی گیٹ	لاہور	۱۰/- "
مکرم غلام نبی لون صاحب مرحوم	"	"	۱۰۰/- "
" نثار احمد صاحب	"	"	۵۰/- "
مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ	حلقہ دارالذکر	"	۱۰/- "
" راحت فرزانہ صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم گلزار احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
" ظفر احمد خان	"	"	۱۰/- "
مکرمہ طلعت صاحبہ	"	"	۲۵/- "
مکرم شیخ رفیق احمد صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ اہلیہ شیخ احمد علی صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرم عبدالرؤف خان صاحب	"	"	۱۰/- "
مکرمہ شہزادی بلقیس صاحبہ	"	"	۱۰/- "
مکرم میجر عبدالعزیز صاحب	"	"	۴۰/- "
" شیخ نعیم احمد صاحب	سلطان پورہ	"	۸۰/- "
" چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	دھرمپورہ	"	۱۰/- "
" چوہدری بشارت احمد صاحب	نیلا گنبد	"	۵۰/- "
" قریشی عبدالحمید صاحب	"	"	۱۰/- "
" " عبدالرشید صاحب	"	"	۱۰/- "
" " عبدالسمیع صاحب	"	"	۱۰/- "

(باقی)

بقیہ "اداریہ" صفحہ ۲

ہم جانتے ہیں کہ احباب جماعت ان ایام میں اپنے وطن عزیز پاکستان کی بقاء و استحکام اور تعمیر و ترقی کے لئے بالالتزام دعائیں کر رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ اپنی ان دعاؤں کو کمال تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے اور اس وقت تک درد و الحاح سے عاجزانہ و متضرعانہ دعائیں کرتے چلے جائیں گے جب تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولیت کے شرف سے نواز کر رجوع برحمت نہ ہو کیونکہ وہ اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ موجودہ حالات میں حب وطن کا سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ وطن عزیز کی بقاء و استحکام و فلاح و بہبود اور تعمیر و ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے بالالتزام دعائیں کی جائیں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۴۰۹:

میں محمود انور عاجز ولد چوہدری عطاء اللہ چھینیاں نزد ربوہ قوم جٹ چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چھینیاں ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۳۵/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمود انور عاجز بمقام چھینیاں P.O. ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ صوفی عبدالغفور وصیت ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد۔ ضیاء الرحمٰن اکوئنٹنٹ دفتر وقف جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۴۱۰:

میں حمیدہ خاتون زوجہ عبدالرشید رازی صاحب قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور طلائی ۵½ تولہ مالیتی ۶۰۰/- روپے۔ (۲) سلائی مشین ۵۰۰/- روپے (۳) حق مہر ۱۰۰۰/- روپے (۴) مکان ۵½ مرلہ واقع جھنگی محلہ راولپنڈی مالیتی ۵۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاثبات۔ حمیدہ خاتون زوجہ عبدالرشید رازی کوارٹر تحریک جدید ۶۲ ربوہ۔ گواہ شد۔ شہادت احمد امروہوی ولد حافظ عبدالسمیع صاحب مرحوم دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد۔ عبدالرشید رازی (خاوند موصیہ) کوارٹر تحریک جدید ۶۲ ربوہ

درخواست دعا

(۱) میری والدہ صاحبہ محترمہ امۃ الحمید بیگم اہلیہ ملک محمود احمد خان صاحب کا دوسری مرتبہ پیٹ کا آپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ کو شفا عطا کرے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ (آمین)

(مبشرہ ملک بنت ملک محمود احمد خان لاہور)

(۲) خاکسار کے بھتیجے عزیزم محمد سمیع طاہر نے کھاریاں سے بذریعہ خط اطلاع دی ہے کہ اس کے سسر مکرم کیپٹن (ریٹائرڈ) چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف دھوریہ H.M.P لاہور کینٹ میں بعارضہ امراض معدہ ایک ماہ سے داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دوست احباب قادیان و احباب جماعت سے سوز دلانہ درخواست دعا ہے۔

(محمد رفیع گجراتی۔ ربوہ)

الفضل کو اعانت کیجئے

"۲ اپریل بروز ہفتہ انصار اللہ ربوہ کا ایک روزہ تربیتی اجتماع بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ" (نعیم احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کی مختصر روداد - بقیہ صفحہ اول

تجویز مذکورہ بالا کی نسبت شوریٰ نے کمیٹی سے رپورٹ کی کہ مندرجہ بالا قاعدہ میں بارہ سال کی بجائے سات سال کر دیئے جائیں۔ سب کمیٹی ہذا نے بالاتفاق اس کو منظور کیا اور اس طرح سے قاعدہ مذکورہ بالا کے الفاظ حسب ذیل ہوں گے

"ایسا احمدی شخص جس کی عمر کم از کم سات سال ہو اور اس نے اپنے والد کی ایمان کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہو۔ اور حضور نے اس کو دیکھا ہو۔ وہ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہو سکے گا۔ بشرطیکہ وہ رسالہ الوصیت کی تمام شرائط پوری کرتا ہو۔"

محترم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ کی دعوت پر مندرجہ ذیل احباب نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے صدر مجلس کارپرداز۔ مکرم چوہدری عبد المجید صاحب کراچی۔ مکرم قریشی افتخار علی صاحب فیصل آباد۔ مکرم عبد الستار صاحب خادم گوجرانوالہ۔ مکرم مرید احمد صاحب لاہور مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴ ضلع بہاولنگر۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی

اس کے بعد محترم رانا محمد خان صاحب نے حضور کی اجازت سے فرمایا جو دوست اس بات کے حق میں ہوں کہ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ کی اس سفارش کو منظور کر لیا جائے وہ کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق اس تجویز کو منظور کر لینے کی سفارش کی۔

حضور نے فرمایا۔

"صحابی کی تعریف میں بارہ سال کی عمر ہی رہے گی۔"

سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید کی بقیہ رپورٹ

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صدر سب کمیٹی تحریک جدید و وقف جدید نے سب کمیٹی کی رپورٹ کا بقیہ حصہ پیش فرمایا۔ آپ نے ایجنڈا کی تجویز ۱۰ یعنی میزانیہ وقف جدید انجمن احمدیہ بابت سال ۱۳۵۹-۶۰ ہش / ۱۹۸۰-۸۱ء کے متعلق سب کمیٹی کی سفارش پڑھ کر سنائی۔ وقف جدید انجمن احمدیہ کا بجٹ آمد و خرچ بابت ۱۳۵۹-۶۰ ہش / ۱۹۸۰-۸۱ء مبلغ ۸۰،۰۵،۰۰۰ روپے پر مشتمل تھا۔ گزشتہ سال کی نسبت اصل بجٹ آمد و خرچ میں ۰۰،۰۰۰ روپے کا اضافہ کیا گیا تھا جو کارکنان کی معمولی سالانہ ترقیات روزمرہ کی تدریجی مہنگائی اور متوقع اضافہ جات دوران سال کی وجہ سے تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے محترم رانا محمد خان صاحب نمائندگان شوریٰ کو اس بجٹ پر عمومی بحث میں حصہ لینے کی دعوت دی۔ آپ کی دعوت پر مندرجہ ذیل احباب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد۔ مکرم محمد اسحاق صاحب لاہور۔ مکرم ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی لاہور۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ربوہ مکرم خواجہ محمد شریف صاحب لاہور۔ مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴ ضلع بہاولنگر۔ مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی مکرم احمد حسین صاحب باجوہ خانیوال۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب پیر محل

اس کے بعد محترم رانا محمد خان صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے فرمایا جو دوست اس بات کے حق میں ہیں کہ بجٹ وقف جدید انجمن احمدیہ بابت سال ۱۳۵۹-۶۰ ہش / ۱۹۸۰-۸۱ء کو منظور کر لینے کی سفارش کی جائے۔ وہ کھڑے ہو جائیں۔ سب نمائندگان نے کھڑے ہو کر بالاتفاق بجٹ وقف جدید انجمن احمدیہ بابت سال ۱۳۵۹-۶۰ ہش / ۱۹۸۰-۸۱ء کو منظور کر لینے کی سفارش کی اور حضور نے اس سفارش کو منظور فرما لیا۔

اس مرحلہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بوجہ علالت طبع کچھ دیر کے لئے ہال سے باہر تشریف لے گئے۔ حضور نے محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا کو خوشی کا کام جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

محترم مرزا عبد الحق صاحب صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں اسٹیج پر تشریف لے آئے۔ (باقی)

سچائی کا آفتاب

غلبۂ اسلام کے دن قریب آ رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔"

فرماتے ہیں:-

"وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں۔ ملکوں میں پھیلے گی۔"

اس میں شک نہیں کہ غلبۂ اسلام کے دن خدا تعالیٰ کے فضل سے قریب آ رہے ہیں۔ لیکن ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں۔ غلبۂ اسلام کی صدی کا شایانِ شان استقبال کرنے کے لئے عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کا فرض ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

کراچی میں
حضرت حکیم نظام جان صاحب
کے فرزند اور جانشین
جناب حکیم عبد الحمید اعوان
۳ اپریل تا ۱۳ اپریل
مکان نمبر ۹۲۹-ب طارق روڈ
P.E.C.H سوسائٹی میں قیام کریں گے
ضرورتمند مریض اور مشورہ چاہنے والے ۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے قبل دوپہر تک تشریف لا سکتے ہیں۔
(منیجر مشہور دواخانہ گوجرانوالہ) ۱۹۰۷

جائیداد کی خرید و فروخت کا ایک نیا مرکز
مومن اسٹیٹس ربوہ
— فون نمبر PP 517 —
مومن کلاتھ ہاؤس کی شاندار کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کے بھرپور تعاون کی مرہون منت ہے اور اب ہم مومن کلاتھ ہاؤس کے پہلو بہ پہلو مومن اسٹیٹس کی صورت میں بنگ دیگر خدمت کے لئے حاضر ہو رہے ہیں۔
مومن اسٹیٹس جائیداد کی خرید و فروخت کا نیا مرکز جسے آپ بہترین کارکردگی اور دیانت پر شامل پائیں گے۔ ربوہ اور مضافات ربوہ میں مکانات، کوٹھیوں، باموقعہ پلاٹس، زرعی اراضی کے علاوہ دیگر اشیائے ضرورت۔ از قسم ٹیلیویژن، ریفریجریٹر، ایئر کنڈیشنر اور موٹر سائیکل وغیرہ کی خرید و فروخت وغیرہ کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہے ہیں۔ اور احباب سے حسب سابق تعاون کی امید کرتے ہیں۔
پروپرائٹر: خواجہ عبد المومن۔ مومن اسٹیٹس قریشی مارکیٹ بالمقابل مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

ھوالشافی
اکسیر گلٹی بتال (دودھ جلاروں کے لئے)
ایک ہفتہ کا کورس قیمت ۱۲ روپے۔ حیوانات کی ادویات کا لٹریچر مفت طلب کریں۔
کیمو ریمیڈیز کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶

دھوپ اور نظر کی عینکوں کا مشہور مرکز
بارعایت اور معیاری چشمے
حاصل کریں۔
سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس بانو بازار
سیالکوٹ۔ فون نمبر ۵۷۱۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴